S-2002-1-662-670

عدالت عظمیٰ رپوٹس 2002 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

کے ایم میتھیو وغیرہ
بنام۔
کے اے ابراھم اور دیگران وغیرہ

23 اگست 2002

یو۔سی۔بینرجی اور کے۔جی۔بالا کرشنن، جسٹسز۔

پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ، 1867 - دفعہ 7 - اخباروں کی اشاعتوں کے مینجنگ ایڈیٹر، چیف ایڈیٹر اور ریزیڈنٹ ایڈیٹر کے خلاف شکایت - ان کے علم میں ہتک آمیز معاملات کی اشاعت - مجسٹریٹ نے نوٹس لیتے ہوئے اور سمن جاری کرتے ہوئے - اس بنیاد پر کارروائی کو کالعدم قرار دینے کے لیے درخواست دائر کرنے والے اپیل کنندگان کہ ایڈیٹر جس کا نام صرف اس طرح کی اشاعت میں چھاپا گیا ہے اس پر مقدمہ چلایا جا سکتا ہے - عدالت عالیہ نے عرضی کو مسترد کرتے ہوئے - اپیل ہونے پر، ایسی اشاعت پر کنٹرول رکھنے والے اپیل کنندگان کے خلاف کوئی قانونی استثنیٰ نہیں ہے - اس طرح اپیل کنندگان کے خلاف شروع کی گئی فوجداری کارروائی کو کالعدم قرار دینے کی کوئی قابل اعتماد وجہ نہیں ہے - تعزیرات ضابطہ، 1860، دفعات 319 اور 500 - ضابطہ فوجداری، دفعہ 482۔

اپیل گزاروں کے خلاف فوجداری شکایات درج کی گئیں جو یا تو ان کے ذریعے شائع کردہ اخبارات کے مینجنگ ایڈیٹر، چیف ایڈیٹر یا رہائشی ایڈیٹر ہیں۔ یہ الزام لگایا گیا کہ ہتک آمیز معاملہ اپیل کنندہ کے اخبار میں شائع کیا گیا تھا، جو ان کے علم میں تھا اور اس طرح انہوں نے ہتک عزت کا جرم کیا۔ مجسٹریٹ نے نوٹس لیا اور سمن جاری کیے۔ اپیل گزاروں نے اس بنیاد پر کارروائی کو کالعدم قرار دینے کے لیے درخواستیں دائر کیں کہ وہ مبینہ توہین آمیز اشاعت کے لیے ہتک عزت کے جرم کے لیے مقدمہ چلانے کے جوابدہ نہیں ہیں کیونکہ وہ ایسی اشاعتوں کے ایڈیٹر نہیں تھے۔ عدالت عالیہ نے درخواستوں کو مسترد کر دیا۔ اس لیے یہ اپیلیں۔

اپیل گزاروں نے دعویٰ کیا کہ انہیں اشاعتوں میں ایڈیٹرز کے طور پر نہیں دکھایا گیا تھا، ان کے نام چیف ایڈیٹر، مینجنگ ایڈیٹر یا ریزیڈنٹ ایڈیٹر کے طور پر چھاپے گئے تھے نہ کہ ایڈیٹر کے طور پر۔ اس طرح پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کی دفعہ 7 کے پیش نظر ان کے خلاف پہلی نظر میں کوئی مقدمہ نہیں ہو سکتا اور صرف اس ایڈیٹر کے خلاف مقدمہ چلایا جا سکتا ہے جس کا نام ایسی اشاعتوں میں چھپا ہوا ہو۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

منعقد: .1 پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 میں موجود دفعات سے پتہ چلتا ہے کہ اس ایڈیٹر کے خلاف یہ مفروضہ ہوگا جس کا نام اخبار میں چھاپا گیا ہے کہ وہ اس طرح کی اشاعت کا ایڈیٹر ہے اور وہ اشاعت کے لیے معاملے کو منتخب کرنے کا ذمہ دار ہے۔ اگرچہ، چیف ایڈیٹر، ریزیڈنٹ ایڈیٹر یا مینجنگ ایڈیٹر کے خلاف بھی ایسا ہی مفروضہ نہیں لگایا جا سکتا، اس کے باوجود، مستغیث اب بھی الزام لگا سکتا ہے اور ثابت کر سکتا ہے کہ انہیں علم تھا اور وہ ہتک آمیز خبروں کی اشاعت کے ذمہ دار تھے۔ یہاں تک کہ ایکٹ کے دفعہ 7 کے تحت مفروضہ بھی ایک قابل تردید مفروضہ ہے اور اسے دوسری صورت میں ثابت کیا جا سکتا ہے، جو خود اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ایڈیٹر کے علاوہ کسی اور کو بھی اخبار میں اشاعت کے لیے معاملے کو منتخب کرنے کا ذمہ دار ٹھہرایا جا سکتا ہے۔(669-ڈی، ای)

.2.1 مینجنگ ایڈیٹر، ریزیڈنٹ ایڈیٹر یا چیف ایڈیٹر کے خلاف اخبار میں کسی بھی معاملے کی مبینہ اشاعت کے لیے کسی بھی قانونی چارہ جوئی کے خلاف کوئی قانونی استثنی نہیں ہے جس پر یہ افراد قابو رکھتے ہیں۔(667-جی، ایچ)

.2.2 فوری معاملے میں، 'ایڈیٹر' آگے نہیں آیا تھا اور اس اثر سے قصوروار ہونے کا اعتراف کیا تھا کہ وہ شائع ہونے والے مبینہ ہتک آمیز معاملے کو منتخب کرنے کا ذمہ دار شخص تھا۔ یہ ہر معاملے میں ثبوت کا معاملہ ہے۔ اگر شکایت کو صرف 'ایڈیٹر' کے خلاف کارروائی کرنے کی اجازت دی جاتی ہے جس کا نام اخبار میں چھپا ہوا ہے جس کے خلاف ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت قانونی مفروضہ ہے، اور اگر ایسا 'ایڈیٹر' یہ ثابت کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے کہ وہ 'ایڈیٹر' نہیں تھا جس کا اخبار میں شائع ہونے والے مبینہ توہین آمیز معاملے کے انتخاب پر کنٹرول تھا، تو مستغیث کو حقیقی مجرم کے خلاف اپنی شکایت کے ازالے کے لیے کسی علاج کے بغیر چھوڑ دیا جائے گا۔ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 319 کے تحت عدالت کو دوسرے افراد کے خلاف کارروائی کرنے کے اختیارات حاصل ہیں جو جرم کے مرتکب دکھائی دیتے ہیں لیکن اس طرح کے اختیارات حدود کے تحت ہوتے ہیں۔ اس طرح اپیل گزاروں کے خلاف شروع کی گئی کارروائی کو کالعدم قرار دینے کی کوئی قابل اعتماد وجوہات نہیں ہیں اور شروع کی گئی کارروائی کو قانون کے مطابق جاری رکھا جائے۔(670-ای-ایچ)

ریاست مہاراشٹرا بنام ڈاکٹر آر بی چودھری اور دیگر، (1967) 3 ایس سی آر 708؛ حاجی سی ایچ محمد کویا بنام ٹی کے ایس ایم اے متھوکویا، (1979) 1 ایس سی آر 664؛ کے ایم میتھیو بنام ریاست کیرالہ اور این آر، (1992) 1 ایس سی سی 217، ممتاز۔

ریاست بہار بنام راجندر اگروالا، (1996) 8 ایس سی سی 164 اور سنتوش ڈی اور دیگر بنام ارچنا گپتا اور اور آر ایس۔، (1994) 2 ایس سی سی 420، حوالہ دیا گیا۔

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1998 کی فوجداری اپیل نمبر 710۔

فوجداری 1997 کے ایم۔ سی۔ نمبر 260 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے 97-10-9 کے فیصلے اور حکم سے۔

کے ساتھ

فوجداری 2002 کا نمبر 849 اور 848۔

ایف ایس نریمن، ایس کے ڈھولکیا، ایل ناگیشور راؤ، وجے بہوگنا، ای ایم ایس انم، فضل انم، این بی جوشی، راج شیکھر راؤ، محترمہ اندو ملہوترا، سنجیو سین ڈی این رے، آر این کرنجاوالا، محترمہ مالنی پوڈووال، سی جیراج، ایم کے ڈی نمبودری، اے پی مائی۔ روچا مائی، نیلیشا۔ سی کے ساسی کے لیے پانڈیا، محترمہ روبی سنگھ آہوجا (این پی)، جاوید محمود راؤ، نندنی گور، ارجن بوبڈے، مانیک کرنجاوالا، سبھاش شرما، محترمہ لانسنگلو رونگمی اور رنجی تھامس، حاضر فریقوں کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

کے۔ جی۔ بالاکرشنن، جسٹس: اجازت دی گئی۔

ان اپیلوں میں قانون کے عام سوالات پیدا ہوتے ہیں، اس لیے انہیں اس مشترکہ فیصلے کے ذریعے نمٹا دیا جارہا ہے۔ اپیل کنندگان یا تو اپنے متعلقہ اخبارات کی اشاعتوں کے مینیجنگ ایڈیٹر، ریزیڈنٹ ایڈیٹر کے چیف ایڈیٹر ہوتے ہیں۔ اپیل گزاروں کے خلاف علیحدہ فوجداری شکایات درج کی گئیں جن میں الزام لگایا گیا کہ ان کی اخبارات کی اشاعتوں میں توہین آمیز معاملہ شائع کیا گیا تھا اور یہ کہ اپیل گزاروں کو علم تھا اور وہ اس طرح کی اشاعت کے ذمہ دار تھے اور اس طرح انہوں نے دیگر متعلقہ جرائم کے علاوہ ہتک عزت کا جرم کیا۔ ان تمام معاملات میں مجسٹریٹ نے جرائم کا نوٹس لیا تھا اور ان اپیل گزاروں کو سمن جاری کیے تھے۔ اپیل گزاروں نے اپنے استغاثہ کو چیلنج کیا اور دلیل دی کہ پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 (جسے اس کے بعد "ایکٹ" کہا گیا ہے) کی دفعہ 7 کے پیش نظر، ان پر مقدمہ چلانے کا جوابدہ نہیں ہے اور یہ کہ اخبار کا ایڈیٹر جس کا نام اس پر صرف اس اشاعت کا "ایڈیٹر" کے طور پر چھاپا گیا ہے، اس طرح کی توہین آمیز اشاعت کے کسی بھی جرم کے لیے مقدمہ چلانے کا جوابدہ ہے۔

1998 کے فوجداری اپیل نمبر 701 میں اپیل کنندہ کیرالہ اور دیگر مقامات پر وسیع پیمانے پر گردش کرنے والے روزنامہ "ملیالم منورما" کا چیف ایڈیٹر ہے۔ اس معاملے میں اپیل کنندہ کے مطابق، وہ "ملیالم منورما" کا چیف ایڈیٹر ہے اور یہ کہ اس اشاعت کے لیے ایک ایڈیٹر بھی ہے جس پر اکیلے ہی قانون کی دفعہ 7 کے تحت قانونی مفروضے کے پیش نظر تعزیرات بھارتیہ کی دفعہ 500 کے تحت جرم کا الزام لگایا جا سکتا ہے۔

ایس۔ ایل۔ پی سے پیدا ہونے والی فوجداری اپیل میں۔ (سی آر ایل۔) 2001 کا نمبر 399، اپیل کنندہ بھارتیہ ایکسپریس، جنساٹا اور فنانشل ایکسپریس اور کچھ دیگر اشاعتوں کا مینیجنگ ایڈیٹر ہے۔ اپیل کنندہ اور دیگران کے خلاف ایک مجرمانہ شکایت درج کی گئی تھی جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ 21 جنوری 1992 کو "جنستا" میں ایک خبر شائع کی گئی تھی جو مستغیث کے مطابق ہتک آمیز تھی اور اس طرح اپیل کنندہ نے آئی پی سی کی دفعہ 500 کے تحت جرم کیا تھا۔ یہ شکایت راجستھان کے کوٹا میں جوڈیشل مجسٹریٹ کے سامنے درج کی گئی تھی۔

ایس۔ ایل۔ پی (فوجداری) 2000 کا نمبر 520 سے پیدا ہونے والی فوجداری اپیل میں اپیل کنندہ۔ ایک روزنامہ "ہندوستان" کا رہائشی ایڈیٹر تھا، اور اس میں مستغیث نے الزام لگایا کہ اس اخبار ("ہندوستان") میں 1986-12-7 اور

8-12-1986 پر شائع ہونے والے کچھ مضامین ہتک آمیز تھے اور اس طرح *اپیل کنندہ نے آئی پی سی کی دفعہ 500 کے تحت جرم کیا۔

ان تمام معاملات میں، متعلقہ مجسٹریٹ نے شکایت میں مبینہ جرم کا نوٹس لیا اور اپیل گزاروں کو کارروائی جاری کی اور اپیل گزاروں نے ضابطہ فوجداری 482 کے تحت اس بنیاد پر کارروائی کو کالعدم قرار دینے کے لیے درخواستیں دائر کیں کہ وہ مبینہ توہین آمیز اشاعت کے لیے ہتک عزت کے جرم کے لیے مقدمہ چلانے کے جوابدہ نہیں ہیں کیونکہ وہ ایسی اشاعتوں کے ایڈیٹر نہیں ہیں۔اپیل گزاروں کی طرف سے اٹھائی گئی عرضی کو عدالت عالیہ نے قبول نہیں کیا اور ان کارروائیوں میں منظور کیے گئے متنازعہ احکامات کو ہمارے سامنے چیلنج کیا گیا ہے۔

ہم نے اپیل گزاروں کے لیے فاضل وکیل کے ساتھ ساتھ جواب دہندگان کے لیے وکیل بھی سنا ہے۔جیسا کہ پہلے دیکھا گیا ہے، اپیل گزاروں دلیل یہ ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 7 کے پیش نظر، اپیل گزاروں کے خلاف کوئی اولین مقدمہ نہیں ہو سکتا اور صرف اس ایڈیٹر کے خلاف مقدمہ چلایا جاسکتا ہے جس کا نام ایسی اشاعتوں میں چھپا ہوا ہے۔

پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کی دفعہ 7 مندرجہ ذیل ہے:

"7 اعلامیے کی دفتری کاپی پہلی نظر میں ثبوت ہوگی۔-کسی بھی قانونی کارروائی میں، جو بھی سول اور مجرمانہ ہو، اس طرح کے اعلامیے کی ایک کاپی پیش صنعتی عمل، جس کی تصدیق اس ایکٹ کے ذریعے بااختیار کسی عدالت کی مہر سے کی گئی ہو، جس میں اس طرح کے اعلامیے کی تحویل ہو، یا ایڈیٹر کی صورت میں، اس اخبار کی ایک کاپی جس پر اس کا نام ایڈیٹر کے طور پر چھاپا گیا ہو، (جب تک کہ اس کے برعکس ثابت نہ ہو) اس شخص کے خلاف کافی ثبوت کے طور پر رکھی جائے گی، جس کا نام اس طرح کے اعلامیے کو سبسکرائب کیا جائے گا، یا اس اخبار پر چھاپا جائے گا، کہ مذکورہ شخص چھاپ یا شائع تھا، یا چھاپ اور شائع دار (جیسا کہ مذکورہ اعلامیے کے الفاظ ہو سکتے ہیں) ہر اخبار کے ہر حصے کا جس کا عنوان اعلامیے میں مذکور اخبار کے عنوان سے مطابقت رکھتا ہو، یا اخبار کے اس شمارے کے ہر حصے کا ایڈیٹر جس کی ایک کاپی پیش کی گئی ہو۔

ایکٹ کے دفعہ 1 میں "ایڈیٹر" کی بیان محاورہ بھی اس طرح کی گئی ہے:

'ایڈیٹر سے مراد وہ شخص ہے جو اخبار میں شائع ہونے والے معاملے کے انتخاب کو کنٹرول کرتا ہے۔

ایکٹ کے دفعہ (1)5 کا حوالہ دینا بھی متعلقہ ہے:

'' .5اخبارات کی اشاعت کے بارے میں قواعد۔-نہیں۔بھارت میں اخبار شائع کیا جائے گا۔سوائے اس کے کہ اس کے بعد طے شدہ اصولوں کے مطابق:

(1) دفعہ 3 کی دفعات پر جانبداری کے بغیر، اس طرح کے ہر اخبار کی ہر کاپی میں اس کے مالک اور ایڈیٹر کے نام ہوں گے جو اس طرح کی کاپی پر واضح طور پر چھپے ہوں گے اور اس کی اشاعت کی تاریخ بھی۔

"(2)

ایکٹ کی تمہید میں کہا گیا ہے کہ پرنٹنگ پریس اور اخبارات کے ضابطہ بندی، بھارت میں چھپی ہوئی ہر کتاب اور

اخبار کی کاپیوں کے تحفظ اور ایسی کتابوں اور اخبارات کے اندراج کے لیے بندوبست کرنا قرین مصلحت ہے۔

ایکٹ کا دفعہ 5 اخبارات کی اشاعت کے حوالے سے کچھ اصول تجویز کرتا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ اخبار میں مالک اور ایڈیٹر کے نام ہوں گے جو ہر کاپی پر واضح طور پر چھپے ہوں گے اور اس کی اشاعت کی تاریخ بھی۔ دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (2) میں مزید کہا گیا ہے کہ ایسے ہر اخبار کا چھاپ اور ناشر ضلع، ایوان صدر یا سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے سامنے ذاتی طور پر پیش ہوگا اور یہ اعلان کرے گا کہ وہ اس اخبار کا چھاپ یا ناشر یا چھاپ اور ناشر تھا۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 8اے میں یہ التزام کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص، جس کا نام اخبار کی کاپی پر ایڈیٹر کے طور پر سامنے آیا ہے، اس بات سے آگاہ ہونے کے دو ہفتوں کے اندر کہ اس کا نام اس طرح شائع ہوا ہے، ضلعی مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوسکتا ہے اور یہ اعلان کرسکتا ہے کہ اس شمارے میں اس کا نام ایڈیٹر کے طور پر غلط طور پر شائع کیا گیا تھا، اور اس طرف سے بااختیار مجسٹریٹ تحقیقات کرسکتا ہے اور ایسی تحقیقات پر اگر یہ پایا جاتا ہے کہ مذکورہ شخص اخبار کا ایڈیٹر نہیں ہے تو مجسٹریٹ اس سلسلے میں سرٹیفکیٹ جاری کرسکتا ہے کہ دفعہ 7 اس پر لاگو نہیں ہوگی۔

ان دفعات کے مشترکہ پڑھنے سے یہ ظاہر ہوگا کہ کسی بھی اخبار کی اشاعت کی صورت میں، اشاعت کی ہر کاپی میں مالک اور ایڈیٹر کے نام ہوں گے جنہوں نے اس اخبار کو چھاپا اور شائع کیا ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت یہ مفروضہ ہے کہ وہ ایڈیٹر جس کا نام اخبار میں ایڈیٹر کے طور پر چھاپا جاتا ہے، اس اشاعت کے سلسلے میں کسی بھی دیوانی یا فوجداری کارروائی میں ایڈیٹر سمجھا جائے گا اور اس اخبار کی ایک کاپی پیش صنعتی عمل جس میں اس کا نام ایڈیٹر کے طور پر چھاپا گیا ہے، اس حقیقت کو ثابت کرنے کے لیے کافی ثبوت سمجھا جائے گا، اور چونکہ 'ایڈیٹر' کی تعریف اس شخص کے طور پر کی گئی ہے جو اخبار میں شائع ہونے والے معاملے کے انتخاب کو کنٹرول کرتا ہے، یہ مفروضہ اس حد تک جائے گا کہ وہ وہ شخص تھا جس نے اخبار میں شائع ہونے والے معاملے کے انتخاب کو کنٹرول کیا تھا۔ لیکن ساتھ ہی، دفعہ 7 میں موجود یہ مفروضہ ایک قابل تردید مفروضہ ہے اور اسے کافی ثبوت سمجھا جائے گا جب تک کہ اس کے برعکس ثابت نہ ہوجائے۔ لہذا، یہ واضح ہے کہ اگر کسی شخص کا نام اخبار میں ایڈیٹر کے طور پر چھاپا جاتا ہے، تب بھی وہ یہ ظاہر کرسکتا ہے کہ وہ واقعی ایڈیٹر نہیں تھا اور اخبار میں شائع ہونے والے معاملے کے انتخاب پر اس کا کوئی اختیار نہیں تھا۔ دفعہ 7 عدالت کو صرف یہ مفروضہ پیش کرنے کے قابل بناتی ہے کہ وہ شخص جس کا نام ایڈیٹر کے طور پر چھاپا گیا تھا وہ اس اخبار کا ایڈیٹر تھا، اگر عدالت میں پیش کردہ اشاعت اس اثر کو ظاہر کرتی ہے۔

ان معاملات میں اپیل گزاروں دلیل یہ ہے کہ ان اشاعتوں میں ایڈیٹرز کے طور پر نہیں دکھایا گیا تھا اور ان کے نام یا تو چیف ایڈیٹر، منیجنگ ایڈیٹر آف ریذیڈنٹ ایڈیٹر کے طور پر چھاپے گئے تھے نہ کہ 'ایڈیٹر' کے طور پر اور ان کے خلاف اس اخبار میں کسی ایڈیٹر کی مبینہ توہین آمیز اشاعت کے لیے کوئی فوجداری مقدمہ نہیں ہوسکتا۔

ان دلیل قابل قبول نہیں ہے۔ منیجنگ ایڈیٹر، ریزیڈنٹ ایڈیٹر یا چیف ایڈیٹر کے خلاف اخبار میں کسی بھی معاملے کی مبینہ اشاعت کے لیے کسی بھی قانونی چارہ جوئی کے خلاف کوئی قانونی استثنیٰ نہیں ہے جس پر یہ افراد قابو رکھتے ہیں۔ ان تمام معاملات میں، شکایت کنندگان نے خاص طور پر الزام لگایا ہے کہ ان اپیل کنندگان کو مبینہ ہتک آمیز معاملے کی اشاعت کا علم تھا اور وہ

اس طرح کی اشاعت کے ذمہ دار تھے؛ اور مجسٹریٹ جنہوں نے جرم کا نوٹس لیا تھا، نے قرار دیا کہ ان اپیل کنندگان کے خلاف پہلی نظر میں مقدمہ تھا۔ ایسے حالات میں ہی ان اپیل گزاروں کے خلاف سمن جاری کیے گئے تھے۔

اپیل گزاروں کے وکیل نے اس موقف کے لیے کچھ فیصلوں پر انحصار کیا کہ ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت، اخبار میں کسی بھی ہتک آمیز معاملے کی اشاعت کے لیے صرف ایڈیٹر پر ہی مقدمہ چلایا جائے گا۔ سب سے ابتدائی فیصلوں میں سے ایک ریاست مہاراشٹر بمقابلہ ڈاکٹر آر بی چودھری اور دیگر، (1967) 3 ایس سی آر 708 ہے۔ یہ ایک ایسا مقدمہ تھا جس میں مراٹھی روزنامہ کے ادارتی بورڈ کے ارکان چار افراد کے خلاف آئی پی سی کی دفعہ 500 کے تحت شکایت درج کی گئی تھی۔ ایڈیشنل جج نے فیصلہ دیا کہ جواب دہندہ گان 2، 3 اور 4 کے خلاف پہلی نظر میں مقدمہ تھا، جو ادارتی بورڈ کے ممبر تھے اور وہ روزنامہ میں شائع ہونے والے مبینہ آرٹیکل ساز تھے۔ ان جواب دہندگان نے دعوی کیا کہ ایڈیٹر ایک میڈانے تھا اور جب اس سے دفعہ 342 سی آر کے تحت پوچھ گچھ کی گئی تھی۔ پی سی نے غیر واضح طور پر اعتراف کیا کہ انہوں نے ہتک آمیز آرٹیکل لکھا تھا اور ایکٹ کے دفعہ 5 کے تحت کیے گئے اعلامیے میں ان کا نام ایڈیٹر کے طور پر دکھایا گیا تھا۔ ایسے حالات میں عدالت نے فیصلہ دیا کہ اگرچہ دفعہ 342 کے تحت میڈ نے کا بیان ان جواب دہندگان کے خلاف کوئی ثبوت نہیں تھا کیونکہ صرف میڈانے کو ایڈیٹر کے طور پر دکھایا گیا تھا، لیکن جواب دہندگان 2، 3 اور 4 کے خلاف کوئی مفروضہ نہیں بنایا جا سکتا۔ ہمیں نہیں لگتا کہ اس فیصلے کا موجودہ مقدمہ کے حقائق پر کوئی اطلاق ہوتا ہے کیونکہ فیصلہ بنیادی طور پر اس نکتے پر ہوا کہ ایڈیٹر نے اس حقیقت کو تسلیم کیا تھا کہ وہ اشاعت کا ذمہ دار تھا۔

اگلے مقدمے پر انحصار کیا گیا ہے حاجی سی ایچ محمد کویا بنام ٹی کے ایس ایم اے متھو کویا، (1979) 1 ایس سی آر 664۔ یہ معاملہ ایک انتخابی درخواست سے نکلا ہے۔ قانون ساز اسمبلی کے لیے اپیل کنندہ کا انتخاب بدعنوان طریقوں کی بنیاد پر الگ کر دیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ کے خلاف الزام یہ تھا کہ وہ ملیالم روزنامہ اخبار "چندرکا" کا چیف ایڈیٹر تھا، جس میں کچھ مضامین اور کارٹون شائع کیے گئے تھے جن کا مقصد شہریوں کے دو طبقات کے درمیان نفرت پیدا کرنا تھا اور اس طرح بدعنوان طرز عمل کا ارتکاب کیا گیا تھا۔ عدالت نے نوٹ کیا کہ ایک ابوبکر "چندرکا" کا پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر تھا اور انتخابی عرضی میں اس بات کا کوئی ثبوت نہیں تھا کہ اپیل کنندہ اخبار میں شائع ہونے والے معاملے کے انتخاب کو کنٹرول کرتا تھا۔ اس پس منظر میں عدالت نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ اخبار کا ایڈیٹر نہیں تھا اور ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت مفروضہ صرف اس شخص کے خلاف بنایا جا سکتا ہے جو ایکٹ کے معنی میں ایڈیٹر تھا اور یہ کہ اپیل کنندہ جو چیف ایڈیٹر تھا اس کے خلاف مفروضہ کھینچنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ یہ فیصلہ اپیل گزاروں کے لیے اس موقف کا مقابلہ کرنے میں بھی کوئی مددگار نہیں ہے کہ اپیل گزاروں پر ان اخبارات میں اشاعت کے سلسلے میں کیے گئے مبینہ جرم کے لیے مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا۔

ایک اور فیصلہ جس پر انحصار کیا گیا ہے وہ ہے کے ایم میتھیو بنام ریاست کیرالہ اور این آر، (1992) 1 ایس سی سی 217۔ یہاں ملزم چیف ایڈیٹر تھا اور اس کے خلاف شکایت میں اس کے محرک کے علاوہ کوئی دعوی نہیں تھا۔ وہ بھی عام نوعیت کا تھا۔ اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ جو زیر بحث روزنامہ اخبار کا چیف ایڈیٹر تھا، اس روزنامہ کی عمومی حکمت عملی کا ذمہ دار تھا اور چونکہ شکایت میں چیف ایڈیٹر کے معاملے کے قابل اعتراض کردار کے بارے میں معلومات کے بارے میں کوئی مثبت بیان نہیں تھا،

اس لیے چیف ایڈیٹر کے خلاف کارروائی نہیں کی جاسکی۔اپیل گزاروں کے پہلے دو فیصلوں کی طرح، یہ فیصلہ بھی ان کے لیے کوئی مددگار نہیں ہے۔

ایکٹ میں موجود دفعات واضح طور پر یہ ظاہر کرتی ہیں کہ اس ایڈیٹر کے خلاف یہ مفروضہ ہوسکتا ہے جس کا نام اخبار میں چھاپا گیا ہو کہ وہ اس طرح کی اشاعت کا ایڈیٹر ہے اور وہ اشاعت کے لیے معاملے کو منتخب کرنے کا ذمہ دار ہے۔اگرچہ مینجنگ ایڈیٹر کے ریذیڈنٹ ایڈیٹر، چیف ایڈیٹر کے خلاف بھی ایسا ہی مفروضہ نہیں لگایا جاسکتا، اس کے باوجود، مستغیث اب بھی الزام لگا سکتا ہے اور ثابت کرسکتا ہے کہ انہیں علم تھا اور وہ ہتک آمیز خبروں کی اشاعت کے ذمہ دار تھے۔یہاں تک کہ دفعہ 7 کے تحت مفروضہ بھی ایک قابل تردید مفروضہ ہے اور اسے دوسری صورت میں ثابت کیا جاسکتا ہے۔یہ خود اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اخبار میں اشاعت کے لیے معاملے کو منتخب کرنے کے لیے ایڈیٹر کے علاوہ کسی اور کو بھی ذمہ دار ٹھہرایا جاسکتا ہے۔

یہ سچ ہے کہ عدالتی عمل جبر یا غیر ضروری ہراسانی کا ذریعہ نہیں ہونا چاہیے اور مجسٹریٹ کو نوٹس لیتے ہوئے مطمئن ہونا چاہیے کہ ملزم کے خلاف پہلی نظر میں مقدمہ ہے اور اس پر اسے صوابدیدی کا استعمال کرتے ہوئے محتاط اور منصفانہ ہونا چاہیے اور عمل جاری کرنے سے پہلے تمام متعلقہ حقائق کو مدنظر رکھنا چاہیے اور یہ کہ انصاف کی عظمت کی توثیق اور معاشرے میں امن وامان کی بحالی فوجداری انصاف کے بنیادی مقاصد ہیں اور یہ انتقام لینے کا ذریعہ نہیں ہوگا، بلکہ ساتھ ہی ساتھ دفعہ 482 سی آر پی سی کے تحت عدالت کا موروثی اختیار ہوگا بہت کم اور احتیاط سے استعمال کیا جانا چاہیے اور صرف اس صورت میں جب عدالت اس نتیجے پر پہنچے کہ واضح ناانصاف ہوگا یا عدالت کے عمل کا غلط استعمال ہوگا، اگر اس طرح کے اختیارات کا استعمال نہیں کیا گیا۔"جہاں تک مجسٹریٹ کے ذریعے نوٹس کے حکم کا تعلق ہے، موروثی اختیار کا استعمال اس وقت کیا جاسکتا ہے جب ابتدائی اطلاعی رپورٹ میں لگائے گئے الزامات یا شکایت کے ساتھ ان کی اصل قیمت پر کی گئی تحقیقات کے دوران جمع کیے گئے دیگر مواد مبینہ جرم کا حامل نہ ہوں۔اس مرحلے پر، یہ یا تو شواہد کی چھان بین کرنے یا شواہد کی تعریف کرنے اور اس نتیجے پر پہنچنے کے لیے کھلا نہیں ہے کہ کوئی اولین مقدمہ نہیں بنایا گیا ہے۔"(دیکھیں: ریاست بہار بنام راجندرا گروال، (1996)8ایس سی سی 134۔

"جب تک سنگین غیر قانونی کا ارتکاب نہیں کیا جاتا، اعلی عدالتوں کو مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔انہیں اس عدالت کو اجازت دینی چاہیے جو اس معاملے کو سنبھال رہی ہے۔غلطیوں کو درست کرنے کے لیے ہمیشہ ایک اپیلٹ عدالت ہوتی ہے۔توضیع 465 سی آر کے پیچھے کے اصول کو ذہن میں رکھنا چاہیے۔پی سی کسی طریقہ کار کی شق کی کوئی بھی یا ہر بے ضابطگی یا خلاف ورزی کسی اعلی عدالت کی طرف سے مداخلت کی بنیاد نہیں بن سکتی جب تک کہ اس طرح کی بے ضابطگی یا خلاف ورزی فریق کے لیے ناقابل تلافی جانبداری کا باعث نہ بنی ہو اور اس مرحلے پر ہی اسے درست کرنے کی ضرورت ہو۔عبوری مرحلے پر اعلی عدالتوں کی طرف سے بار بار مداخلت ان مقاصد کو پورا کرنے کے بجائے انصاف کے مقاصد کو شکست دیتی ہے۔ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ کافی وسائل والا آدمی دن میں قانون کو برقرار رکھنے کے قابل ہو۔اس کا مطلب اسی نظام کی ناکامی ہوگی۔"(دیکھیں: سنتوش ڈی اور دیگر بنام ارچنا گپتا اور او آر ایس۔(1994)2ایس سی سی 420۔

فوری اپیلوں میں، ہر معاملے میں مستغیث نے الزام لگایا ہے کہ یہ اپیل کنندگان جو یا تو مینجنگ ایڈیٹر، ریذیڈنٹ

ایڈیٹر کے چیف ایڈیٹر ہیں، کو علم تھا اور وہ اپنے متعلقہ اخبارات کی اشاعتوں میں ہتک آمیز معاملات شائع کرنے کے ذمہ دار تھے۔مزید برآں، ان میں سے کسی بھی معاملے میں،'ایڈیٹر' آگے نہیں آیا تھا اور اس نے اس اثر کا اعتراف کیا تھا کہ وہ شائع ہونے والے مبینہ ہتک آمیز معاملے کو منتخب کرنے کا ذمہ دار شخص تھا۔ یہ ہر معاملے میں ثبوت کا معاملہ ہے۔اگر شکایت صرف اس 'ایڈیٹر' کے خلاف کارروائی کرنے کی اجازت دی جاتی ہے جس کا نام اخبار میں چھپا ہوا ہے جس کے خلاف ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت قانونی مفروضہ ہے، اور اگر ایسا 'ایڈیٹر' یہ ثابت کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے کہ وہ 'ایڈیٹر' نہیں تھا جس کا اخبار میں شائع ہونے والے مبینہ توہین آمیز معاملے کے انتخاب پر کنٹرول تھا، تو مستغیث کو حقیقی مجرم کے خلاف اپنی شکایت کے ازالے کے لیے کسی مدعا کے بغیر چھوڑ دیا جائے گا۔ہم ضابطہ فوجداری 319 کے تحت عدالت کے اختیارات سے بے خبر نہیں ہیں، لیکن اس طرح کے اختیارات حدود میں محدود ہیں۔

ہمیں ان اپیل گزاروں کے خلاف شروع کی گئی کارروائی کو کالعدم قرار دینے کی کوئی قابل اعتماد وجوہات نہیں ملتی ہیں اور فوجداری اپیلوں میں اہلیت نہیں ہے۔انہیں برخاست کر دیا جاتا ہے اور اپیل گزاروں کے خلاف شروع کی گئی کارروائی قانون کے مطابق جاری رکھی جائے۔

این جے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:22
I am the author of this document